امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کا تاریخی جائزہ اور عالم اسلام

تحریر: ڈاکٹر اسرار احمد (بانی تنظیم اسلامی)

موجودہ حالات میں عالم کفر اور عالم اسلام کے مابین جو چپقلش چل رہی ہے۔ اس میں در پردہ سب سے فعال کردار یہودیوں کا ہے جبکہ عملاً اس چپقلش میں نمایاں ترین حیثیت عیسائیوں کو حاصل ہے۔ اسرائیل کو یہودیت اور امریکہ کو عیسائیت کے امام کا درجہ حاصل ہے۔ اگر تاریخی اعتبار سے جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے مابین صدیوں سے شدید دشمنی اور عداوت تھی۔ سیدھی سی بات ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تثلیث کے عقیدے کے تحت الوہیت کا جزو مانتے ہیں اور انہیں خداوند یسوع مسیح کہتے ہیں۔ اس کے برعکس یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (معاذ اللہ) مرتد اور واجب القتل سمجھتے ہیں اور یہی وجہ ہے یہودی علماء کے اعلیٰ ترین ادارے نے انہیں سولی چڑھانے کا فیصلہ دیا تھا اور انہوں نے اپنے خیال کے مطابق انہیں رومی حکمرانوں کے ذریعے سولی بھی چڑھوا دیا تھا۔ چنانچہ ان دونوں مذاہب کے مابین اسی وقت سے شدید ترین دشمنی کی کیفیت رہی۔ پہلے تین سو برس یہودی اور رومی عیسائیوں پر بدترین تشدد کرتے رہے ہیں جبکہ دوسرے تین سو برس میں عیسائی یہودیوں کو پیٹتے رہے ہیں۔ پہلے تین سو برسوں کے دوران یہودیوں کو سلطنت روما کی سرپرستی حاصل رہی ہے چنانچہ انہوں نے بت پرست رومیوں کے ذریعے عیسائیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ یہ دور عیسائیوں پر بدترین تشدد اور تعذیب کا تھا۔ 300ء میں رومی سلطنت میں یہ عظیم تبدیلی رونما ہوئی کہ رومی شہنشاہ قسطنطین نے عیسائیت قبول کر لی چنانچہ اب عیسائیت نے ریاست کے سرکاری مذہب کی حیثیت اختیار کر لی۔ اس تبدیلی کے بعد عیسائیوں نے یہودیوں سے خوب گن گن کر بدلے لئے اور ان کی خوب پٹائی کی۔ دونوں مذاہب کی دشمنی کے دوسرے تین سو سالوں کے دوران حضورؐ کی ولادت باسعادت سے تقریباً چالیس برس قبل ایسی صورتحال پیدا ہوگئی عیسائی ملک یمن میں یہودیوں کی حکومت قائم ہوگئی۔ وہاں سے یہودیوں نے جنوبی عرب میں نجران پر حملہ کیا۔ فتح نجران کے بعد یہودیوں نے عیسائیوں کو زبردستی عیسائیت چھوڑنے پر مجبور کیا اور انکار پر ہزاروں عیسائیوں کو آگ میں جلا دیا۔ یہ واقعہ قرآن حکیم میں سورہ البروج میں مذکور ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد عیسائیوں کا معاملہ اسلام کے ساتھ کسی درجے میں تعاون کا رہا جبکہ اس کے برعکس یہودی روز اوّل سے اسلام کے بدترین دشمن تھے جیسے کہ وہ فی الوقت بھی ہیں۔ حضورؐ کے اعلان نبوت کے بعد یہودیوں نے مشرکین مکہ کے ساتھ مل کر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا بازار گرم رکھا۔ لیکن سپین میں طارق ابن زیاد کی افواج جب حملہ آور ہوئیں تو یہودیوں نے عیسائیوں کے خلاف چال چلی اور مسلمانوں کی مدد کی کیونکہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے اس دور میں یہودی ''خداوند یسوع مسیح کے قاتل'' ہونے کی وجہ سے پوری عیسائی دنیا میں مبغوض ومقہور تھے اور بالخصوص یورپ میں عیسائیوں کے بدترین تشدد کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ سپین میں مسلمانوں کی مدد کرنے کی وجہ سے انہیں مسلم سپین میں تحفظ اور وقار حاصل ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ سابق اسرائیلی سربراہ حکومت بن گوریان اپنی کتاب میں یہ الفاظ لکھتے ہیں: "Muslim Spain is the Golden Era of Our Diaspora" یعنی مسلم سپین کا زمانہ ہمارے دور انتشار کا سنہری زمانہ ہے۔ سپین میں قیام کے دوران سازشی یہودیوں نے عیسائیوں میں تفرقہ پیدا کرنا شروع کر دیا اور عیسائیوں کو دو فرقوں ''کیتھولک'' اور ''پروٹسٹنٹ'' میں تقسیم کر دیا۔ مسلم سپین میں یہودیوں نے جو دوسرا بڑا فتنہ پیدا کیا وہ یہ کہ عیسائیوں کی نفرت اور دشمنی کا رخ اپنی طرف سے موڑ کر مسلمانوں کی جانب کر دیا۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ تھا کہ بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار سو برس

کے بعد صلیبی جنگیں شروع ہوگئیں۔ یورپ مین مزید تین سو برس کے بعد یہود کو مزید کامیابیاں حاصل ہوئیں مثلاً پروٹسٹنٹ فرقہ کو آزاد خیالی کا علمبردار اور نام نہاد حقوق انسانی کا دعویدار بنا دیا چنانچہ اس کے نتیجے میں معاشرے میں بے حیائی، فحاشی اور عریانی کو اتنا عام کر دیا گیا کہ نتیجتاً خاندان کا ادارہ ہی ختم ہو کر رہ گیا۔ دوسری کامیابی یہودیوں نے یہ حاصل کی کہ یورپ میں سود کی اجازت حاصل کر لی۔ اس سے قبل کیتھولک فرقے میں بھی سود بہت بڑا گناہ تھا، آج یورپی حکومتیں یہودی بینکاروں کی مقروض ہیں اور یہی حال اس وقت امریکہ کا ہے کہ وہ پوری طرح سے یہودی بینکاروں کے شکنجے میں کسا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے امریکہ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مقروض ملک ہے اور وہاں کے بینک ریاست کے تابع نہیں بلکہ آزاد اور خود مختار ہیں گویا امریکہ میں State کے اوپر Super State کی حیثیت درحقیقت یہودی بینکرز کو حاصل ہے۔ موجودہ حالات میں عیسائیت پر فیصلہ کن غلبہ ''واسپ''۔(White Anglo Saxon Protestants) کو حاصل ہے۔ جس کا مضبوط ترین گڑھ انگلستان اور امریکہ ہیں اور ان کے سر پر سوار یہودیوں کی بدنام زمانہ تحریک صیہونیت ہے۔ یہودیوں کی دو اور اہم ترین فتوحات ہیں ان میں اوّلاً انہوں نے آنجہانی پوپ جان پال سے ایک فرمان جاری کروا لیا کہ یہودی خداوند مسیح کو صلیب دینے کے مجرم نہیں ہیں اور ثانیاً انہوں نے عیسائیوں کے ذریعے عالم عرب کے قلب میں ایک ناجائز ریاست اسرائیل کا قیام کروا لیا اور اس ریاست کے قیام میں انگلستان نے اہم کردار ادا کیا اور اس ریاست کے دوام اور بقاء کے لیے پوری دنیا کی عیسائی ریاستیں اس کی پشت پر ہیں اور قابل غور امر یہ ہے کہ کیتھولک مذہب کے مرکز ویٹی کن نے بھی اسرائیل کو تسلیم کر لیا اور نتیجتاً یہود و نصاریٰ کا گٹھ جوڑ مکمل ہو گیا۔ نائن الیون کا واقعہ بھی سازشی یہودیوں کی کارستانی تھی اور انہوں نے بہت خوبصورتی کے ساتھ اسے بھی مسلمانوں کے کھاتے میں ڈال دیا اور امریکہ نے اس واقعہ کو بنیاد بنا کر پوری دنیا کے امن کو خطرے سے دوچار کر دیا۔ ان دونوں مذاہب کے تاریخی تجزیے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دنیا کے ازلی دشمن یہودی عیسائیوں کو مذموم مقاصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں اور دونوں مذاہب نے اس وقت پوری دنیا اور بالخصوص عالم اسلام کے امن کو تہہ و بالا کیا ہوا ہے۔ عیسائیت کا امام امریکہ یہود کے زیر اثر عالم اسلام کے خلاف سازشیں کر رہا ہے اور امریکہ کی کوشش ہے کہ اسلام کو ختم کر دیا جائے اور مسلمان ملکوں اور قوم کو اپنا باجگزار بنا لیا جائے۔ عیسائیوں میں اسلام دشمنی اور یہود نوازی میں ایک کو پروٹسٹنٹ ہیں۔ خاص طور پر The Baptists اور The Evenglists ہیں اور ان کی امریکہ میں اکثریت ہے اور یہ یہودیوں سے بڑھ کر اسرائیل کے حمایتی ہیں اور یہودیوں کی طرح یہ بھی چاہتے ہیں کہ ''آرمیگاڈان'' (تیسری عالمگیر جنگ) جلد از جلد ہو۔ اس جنگ کے لیے اسرائیل امریکہ کو آلہ کار بنا کر عالم اسلام پر چڑھائی کر چکا ہے اور وہ عالم عرب کو تقریباً فتح کر چکے ہیں صرف ایک کانٹا ملک عراق اور اس کا صدر صدام حسین تھا اور ان دونوں کو وہ عبرت کا نشان بنا چکے ہیں۔ جیو ورلڈ آرڈر کے راستے میں ایک رکاوٹ افغانستان تھا جہاں پر طالبان نے شریعت کے نام پہ حکومت قائم کی تھی۔ اس فاقہ کش قوم کو بھی امریکہ نے نت نئے بموں سے قبرستان بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جیو ورلڈ آرڈر کے مقابلے میں ایران اور پاکستان اب آخری چٹان ہیں۔ پاکستان کا حکمران طبقہ تو پوری طرح امریکہ کے شکنجے میں ہے جبکہ عوام میں ابھی تک بغاوت کا عنصر باقی ہے۔ اور ان باغیوں کو ہمارے حکمران اور امریکہ مقامی طالبان کا نام دے کر آئے روز ختم کر رہے ہیں اور ان کے خاتمے کے لیے پاکستان کی سرزمین امریکہ اور نیٹو کی افواج کے لیے بھی کھلی شکارگاہ بنی ہوئی ہے۔ پاکستان کے صاحبان علم و دانش ایک عرصہ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ امریکہ کے لیے سب کچھ کرنے کے باوجود ہم اس زعم میں مبتلا نہ ہوں کہ ہماری باری نہیں آئے گی۔ ہماری باری آئے گی کیونکہ پاکستان کا ایٹمی اثاثہ اسرائیل اور اس کے ایجنٹ امریکہ اور بھارت کی آنکھ کا کانٹا ہے لہٰذا وہ اسے بہرصورت میں تباہ و برباد دیکھنا چاہتے ہیں مگر ابھی ان کی ڈپلومیسی یہ ہے کہ پہلے ایران سے نمٹ لیں۔ اس لیے کہ وہ خلیج کے دہانے پر بیٹھا ہوا ہے اور اسی کے نام پر خلیج فارس (Persian Gulf) کہلاتی ہے اور یہاں پر وسیع و عریض تیل کے ذخائر ہیں لہٰذا امریکہ پہلے ایران سے نمٹنا چاہتا ہے اور پاکستان کے بارے میں تو ان کا خیال ہے کہ یہ ویسے بھی ہماری جیب میں ہے لہٰذا اس سے جب چاہیں بعد میں نمٹ سکتے ہیں اور رہی سہی کسر بھی پوری کر سکتے ہیں۔ (شائع شدہ: جنگ، کراچی)